Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

پندرہ روزہ

رشید الاذہان

ربوہ

ایڈیٹر

شیخ خورشید احمدؓ

فہرست

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

تشحیذ الاذہان
1958

نمبر شمار	عنوانات	مضمون نگار	صفحہ
۱	کچھ تشحیذ کے متعلق	ایڈیٹر۔	۱
۲	اللہ کی باتیں	شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی	۳
۳	رسول اللہؐ کی باتیں	" " " "	۴
۴	حضرت ابراہیمؑ کا سفر	حکیم عبداللطیف صاحب شاہد لاہور	۵
۵	لیکھرام	محمد سلیم صاحب ناصر سانگھڑ سندھ	۱۰
۶	ابھی وقت ہے زندگی کو بنالو	مکرم محمد شفیع صاحب اسلم	۱۳
۷	[illegible]	" " "	۱۴
۸	چند یادیں	مکرم محمد ابراہیم صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر	۱۷
۹	خدا جو کرتا ہے بہتر کرتا ہے	سعید احمد کوکب ننکانہ صاحب	۱۹
۱۰	احمدی بچوں کا گیت (نظم)	جناب عبدالمنان صاحب شاد	۲۲
۱۱	ننھی منی کہانیاں	عبدالغفار صاحب قمر بشریٰ سلطانہ بیگم	۲۳
۱۲	راستہ بتایئے	منیر الحق نعیم "	۲۵
۱۳	قربانی	سیدہ راشدہ پروین "	۲۶
۱۴	انسان کی قیمت	سید شمیم احمد صاحب "	۲۸
۱۵	ایک کہانی	قاضی منیر احمد صاحب "	۲۹
۱۶	رحم دلی کا صلہ	محمد کریم قمر "	۳۱
۱۷	کیا آپ جانتے ہیں کہ	اقبال محمود خاں "	۳۲
۱۸	عید قربان (نظم)	لطف الرحمان ناز صاحب "	۳۳
۱۹	لطائف	متفرق	۳۵
۲۰	پہیلیاں	سلمان مسعود	۳۶
۲۱	گذشتہ پہیلیوں کے جواب	" "	۳۷
۲۲	شرائط عضویت حفظ کرنے پر انعام	چوہدری شیر احمد صاحب مہتمم اصلاح و ارشاد	۴۰
۲۳	تشحیذ کا سرورق	ادارہ	۴۱

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

ایڈیٹر:- شیخ خورشید احمدؐ	تشحیذ الاذہان	نائب ایڈیٹر ارشاد بشیر
نمبر ۱، ۲	یکم و ۱۵ جون ۱۹۵۸ء	جلد ۲

کچھ تشحیذ کے متعلق

اللہ تعالےٰ کے فضل سے تشحیذ اب اپنی موجودہ زندگی کا دوسرا سال شروع کر رہا ہے۔ اس ایک سال کے عرصہ میں بچوں کے علاوہ بہت سے بزرگوں اور دوستوں نے بھی رسالہ کو جاری رکھنے اور اسے زیادہ مفید اور دلچسپ بنانے میں ہماری مدد کی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ مدد اور تعاون آئندہ بھی جاری رہے گا۔ بلکہ اس میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ تشحیذ اپنے تمام معاونین کا سچے دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی بچے اب اپنے اس رسالہ میں پہلے سے زیادہ دلچسپی لینے لگے ہیں۔ وہ رسالے کے خریدار بھی بڑھا رہے ہیں۔ اور اس کے لئے مضامین، کہانیاں اور دیگر رنگا رنگ کی دلچسپ چیزیں بھی بھیجتے ہیں ——— البتہ بعض بچے جب اپنی بھیجی ہوئی چیز رسالہ میں نہیں دیکھتے تو وہ کچھ مایوس سے ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ انہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

اگر واقعی انہوں نے دلچسپ مفید اور سبق آموز چیز بھیجی ہے تو گنجائش نکلنے پر اپنی باری کے مطابق ضرور شائع ہوگی اور اگر کسی وجہ سے ادارہ اسے شائع کرنا مناسب نہ سمجھے تو انہیں مایوس ہونے کی بجائے زیادہ بہتر دلچسپ اور مفید چیزیں بھیجنی چاہئیں۔ اس طرح ان کی لیاقت بھی بڑھے گی اور آہستہ آہستہ وہ بہت ہی اچھا لکھنے والے بن جائیں گے۔

نئے سال میں رسالہ کو زیادہ دلچسپ۔ مفید اور جاذبِ نظر بنانے کے لئے ہمارے ذہن میں وسیع پروگرام ہے۔ ہماری خواہش ہے۔ کہ رسالے کے صفحات میں جلد سے جلد اضافہ ہو۔ یہ ماہوار شائع ہونے کی بجائے (جیسا کہ سردست مجبوراً شائع ہو رہا ہے) مہینے میں دو بار اور پھر آہستہ آہستہ ہفتہ وار شائع ہونے لگے۔ نہ صرف مضمونوں کے لحاظ سے بلکہ ظاہری شکل و صورت کے اعتبار سے بھی تمہارا یہ رسالہ بڑا ہی خوبصورت۔ دلچسپ۔ باتصویر اور جاذبِ نظر ہو۔ لیکن یہ تمام باتیں منحصر ہیں اس امر پر کہ رسالہ کے خریداروں میں نمایاں اضافہ ہو۔ تا اس کی آمد بڑھے۔ اور ہم مذکورہ بالا پروگرام کے اخراجات کو پورا کر سکیں۔ اگر تشحیذی بچے اور ان کے بزرگ کوشش اور تعاون سے کام لیتے رہیں۔ تو ہم انشاء اللہ بہت جلد اس میں کامیاب ہو جائیں گے۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

اللہ کی باتیں

نماز کی تاکید

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ

(ترجمہ) نماز پڑھا کرو۔

تشریح:۔ نماز اسلام کا سب سے پہلا۔ سب سے زیادہ اہم اور سب سے زیادہ ضروری حکم ہے جو شخص نماز پڑھنے سے انکار کر دے وہ مسلمان نہیں رہتا۔ اور جو نماز ادا کرنے میں سُستی کرے وہ سخت گنہگار ہے۔ جس خدا نے ہمیں پیدا کیا۔ ہمیں رہنے کو مکان اور پہننے کو کپڑے دیئے۔ ہمارے کھانے کے لئے ہر قسم کی چیزیں مہیا کیں۔ ہمارے لئے چاند سورج اور دن رات بنائے۔ ہمیں پرورش کرنے والے ماں باپ اور محبت کرنے والے بھائی بہن دیئے۔ ہمارا بھی فرض ہے کہ اس رحیم اور کریم خدا کا دل و جان سے حکم مانیں اور بہت شوق سے اس کی عبادت کریں۔ (۲-۴۴)

(شیخ محمد اسماعیل صاحب
پانی پتی)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

رسول ﷺ کی باتیں

نماز سب سے بڑا فرض ہے

حدیث :- تَرْكُ الصَّلٰوةِ شِرْكٌ

ترجمہ :- نماز کا چھوڑ دینا شرک ہے

تشریح :- اللہ تعالےٰ نے جتنے ضروری فرض آدمی کے ذمہ لگائے ہیں - اُن میں سب سے بڑا فرض نماز ہے قیامت میں سب سے پہلے انسان سے نماز ہی کے متعلق سوال ہوگا - کہ باقاعدہ نماز پڑھتے رہے تھے یا نہیں -

نماز کا چھوڑ دینا اتنا بڑا گناہ ہے کہ اسے شرک کہا گیا ہے - جو کفر کے برابر ہے - چنانچہ ایک دوسری حدیث میں حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے - کہ :- "مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ" یعنی جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی - وہ کافر ہوگیا -

(شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ایک سفر

(از حکیم عبداللطیف صاحب شاہد۔ لاہور)

ایک بار حضرت ابراہیم علیہ السلام سے آپ کی بڑی بیوی حضرت سارہ علیہا السلام کو آپ کی دوسری بیوی حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے بارہ میں کچھ اختلاف پیدا ہوگیا۔ اور آپ خدا تعالےٰ کے اشارہ پر حضرت ہاجرہؑ اور اپنے شیر خوار ننھے اکلوتے بچے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو لے کر ارضِ حرم (وادی مکہ) کی طرف چل کھڑے ہوئے۔

اس کئی سو میل کے سفر میں آپ کے ساتھ پانی کا صرف ایک مشکیزہ اور کھجوروں کا ایک تھیلہ تھا۔ جب آپ اس جگہ پہنچے جہاں پر چاہ زمزم ہے تو وہاں پر آپ نے حکم الٰہی کے ماتحت اپنے بیوی اور بچہ کو ایک درخت کے نیچے لا بٹھایا اور خود جب ملک شام کو لوٹنے لگے۔ حضرت ہاجرہؑ بھی آپ کے پیچھے چل پڑیں۔ اور آپ نے حضرت ابراہیمؑ کو بار بار کہنا شروع کیا کہ آپ اس وادی میں جہاں نہ کوئی انسان ہے اور نہ کھانے پینے کی کوئی چیز ہے ہمیں کیوں چھوڑ چلے ہیں؟ جب حضرت ہاجرہؑ نے یہ بات بار بار دہرائی اور کچھ جواب نہ پایا تو کہنے لگیں کیا اللہ تعالےٰ نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے؟ تو حضرت ابراہیمؑ نے صرف اتنا کہا کہ ہاں!!! اس پر حضرت ہاجرہؑ بولیں جب یہ بات ہے تو پھر ہمیں اللہ تعالےٰ ضائع نہیں کرے گا اور خاموشی سے واپس لوٹ آئیں۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

جب حضرت ابراہیمؑ چلتے چلتے حضرت ہاجرہ کی نظروں سے اوجھل ہوگئے۔ تو آپ نے اپنا چہرہ قبلہ رخ کر لیا اور اللہ تعالےٰ سے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنی شروع کی (جس کا ذکر قرآن پاک کے اندر بھی ہے)

کہ اے میرے رب میں نے اپنی اولاد کے ایک حصہ کو تیرے گھر کے پاس آباد کرنے کا اس لئے ارادہ کیا ہے کہ یہاں پہ جو تیرا گھر ہے اور جسے تو مرجع خلائق بنانا چاہتا ہے اس گھر کی وہ خدمت کریں۔ نمازیں پڑھیں اے میرے رب اس وادی پہ برکتیں نازل فرما۔ اور لوگوں کے دل میں اپنے گھر کی محبت ڈال کہ وہ بڑے شوق سے اس گھر کی زیارت کو آئیں۔ اور اس گھر کے ارد گرد بسنے والوں کو پھلوں سے روزی عطا فرما وغیرہ وغیرہ

آپ کی اس دعا کا نتیجہ ہے کہ ارضِ حرم ہزارہا سال سے آباد ہے اور باوجود بے آب و گیاہ زمین ہونے کے وہاں کے رہنے والوں کو نہ صرف غلّہ اور ہر قسم کا اناج وافر طور پہ ملتا رہتا ہے۔ بلکہ ہر طرح کے پھل بھی دُور دُور سے پہنچتے رہتے ہیں۔

جب حضرت ہاجرہؑ حضرت ابراہیمؑ سے رخصت ہوئیں۔ تو آپ نے اس درخت کے نیچے آ ڈیرہ لگایا اور مشکیزہ کے پانی اور کھجوروں سے بسر اوقات کرنے لگیں۔ اور اس جگہ جہاں پر صدہا کوس تک ہُو کا عالم تھا اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کر کے اپنے شیر خوار معصوم بچہ کے ساتھ ٹھہر گئیں۔

بچو! تم اس بات پر غور کرو۔ اور دیکھو کہ کیا کوئی عورت ذات ایک بے آب و گیاہ جنگل میں جہاں سوائے ریت اور خشک

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

پہاڑیوں کے نہ کوئی رہنے کا مکان تھا نہ کھانے اور پینے کا سامان کس طرح اپنے سچے ایمان کے ساتھ جو پہاڑوں سے زیادہ مضبوط تھا وہ پڑیں۔ اور پھر اللہ تعالےٰ نے بھی جس عجیب و غریب طریقہ پہ آپ کی دستگیری فرمائی وہ ایسا واقعہ ہے جس کی تاریخ عالم میں مثال نہیں ملتی۔

جب پانی کا ذخیرہ ختم ہو گیا۔ تو حضرت ہاجرہؑ اور حضرت اسماعیلؑ دونوں پیاس سے بے تاب ہو گئے اور معصوم بچہ تو پیاس سے تڑپنے لگا اس پہ آپ نے کسی آدمی یا قافلہ کی تلاش میں قریب کی ایک پہاڑی صفاؔ پہ چڑھ کر نظر دوڑائی لیکن کہیں کسی انسان کا نشان نہ پایا آخر وہاں سے سخت بے قراری کے عالم میں اتریں اور دوسری پہاڑی مروہؔ نام پہ جا چڑھیں اور وہاں پہ اِدھر اُدھر نظر دوڑائی لیکن کوئی آدمی نظر نہ آیا۔ تو نیچے اتر کر بچہ کی خبر گیری کے لیئے اس کے پاس پہنچیں تو دیکھا کہ بچہ پیاس کی وجہ سے بلبلا رہا ہے آخر بیقراری کے عالم میں آپ نے دوبارہ انہیں دونوں پہاڑیوں پہ چڑھ کر دیکھا اور یکے بعد دیگرے ان کے درمیان سات چکر لگائے۔ آپ کے ان سات بار دونوں پہاڑیوں کے درمیان بیقراری سے دوڑنے کی یادگار کے طور پہ اب ہر حاجی اسی طرح سات چکر لگاتا ہے اور یہ عمل حج کے ارکان میں سے ایک نہایت اہم رکن کے طور پہ مقرر کر دیا گیا ہے؟

آخر جب آپ سات چکر پورے کر چکیں اور آخری بار مروہؔ پہ تھیں تو آپ کے کان میں ایک آواز پڑی اس پہ آپ ٹھہر گئیں۔ تو دوبارہ پھر کسی کی آواز کو سنا اس پہ آپ نے کہا اے اللہ کے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

بندے میں نے تیری آواز کو سنا۔ اگر تو ہماری کچھ مدد کر سکتا ہے تو کر اور اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کے پاس لوٹ آئیں تو کشفی طور پر کیا دیکھتی ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنی ایڑی زمین پر ماری ہے اور زمین سے پانی کا ایک چشمہ پھوٹ نکلا ہے۔

جب حضرت ہاجرہ نے قدرت خداوندی کا یہ کرشمہ دیکھا تو اس خیال سے کہ پانی بہہ کر ضائع نہ ہو جائے پانی کے ارد گرد ریت کی منڈیر بنانی شروع کی اور کچھ پانی اپنے مشکیزہ میں ڈالنا شروع کیا اور خود پانی پیا اور اپنے بچہ کو دودھ پلانا شروع کیا پھر حضرت جبرائیلؑ نے کہا کہ تم لوگ کسی قسم کا خوف مت کرو۔ یہاں پر اللہ تعالےٰ کا مقدس گھر ہے جسے یہ لڑکا بڑا ہو کر اور اسکا باپ تعمیر کریں گے اور اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کو ضائع نہیں کرے گا۔ اور پھر غائب ہو گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیت اللہ ایک اونچی جگہ پر تھا اور متواتر سیلابوں کی وجہ سے جو اس کے دائیں بائیں سے گزر جاتے تھے غیر آباد ہو گیا تھا۔ نیز فرمایا۔ اگر حضرت ہاجرہؑ پانی کو نہ روکتیں تو چاہ زمزم ایک چشمہ کی صورت میں بہ نکلتا۔

جب چند دن آپ کو وہاں رہتے گزر گئے تو جرہم قبیلہ کا ایک قافلہ اس وادی میں آ اترا۔ اہل قافلہ نے دیکھا کہ ایک پرندہ جو پانی پر اڑا کرتا ہے وہاں اڑ رہا ہے۔ تو انہیں بہت تعجب ہوا کہ یہاں پر تو نہ کبھی ہمارے باپ دادوں نے پانی دیکھا نہ ہم نے آخر تحقیق حال کے لئے اہل قافلہ نے اپنا ایک آدمی بھیجا۔ جب اس نے آکر پانی کے چشمہ کو دیکھا۔ اور حضرت ہاجرہؑ اور حضرت اسماعیلؑ کو موجود پایا۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

تو ان لوگوں کو خبر دی جس پر تمام اہل قافلہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور یہ معجزۂ قدرت دیکھ کر از حد متعجب ہوئے۔ اور آپؑ سے وہاں پر آباد ہونے کی اجازت مانگی آپ نے اس شرط پر اجازت دی کہ پانی پر تصرف صرف آپ کا ہوگا۔ یوں تم لوگ خوشی سے اسے برتو۔ ان لوگوں نے اپنے اہل و عیال کو بھی منگوا لیا۔ اور وہاں پر آباد ہو گئے۔

(باقی آئندہ)

آپ کی ذہانت کا امتحان

۱ - ایک شخص ۱۹۵۷ء میں گاڑی پر سوار ہو کر لاہور سے کراچی روانہ ہوتا ہے لیکن وہ ۱۹۵۸ء کو کراچی پہنچتا ہے۔ بتایئے کیا یہ ممکن ہے؟

۲ - کسی ایسے پرندے کا نام بتایئے جو رات کے وقت آگ کے شرارے کی طرح روشنی دیتا ہو۔

۳ - کسی ایسی جاندار چیز کا نام بتایئے جس کا کھانا بغیر ذبح کئے جائز ہے۔

۴ - بتایئے کہ اگر ہوا نہ ہوتی تو کیا ہم آپس میں بات چیت کر سکتے؟

۵ - آپ اس وقت بڑی تیزی سے گھوم رہے ہیں۔ کیا یہ سچ ہے؟

۶ - کسی ایسے نبی کا نام بتایئے جن کا کوئی باپ نہ تھا؟

۷ - کسی ایسی چیز کا نام بتایئے جو کہ دنیا کے ہر کونے سے دکھائی دیتی ہو؟

محمد سلیم محمود

(جواب صفحہ ۱۸ پر ملاحظہ ہوں)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

پنڈت لیکھرام کی کہانی

(از محمد سلیم ناصر - سانگھڑ سندھ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں ایک شخص پنڈت لیکھرام ہوا کرتا تھا۔ وہ پہلے پولیس میں ملازم تھا۔ پھر اس نے ملازمت سے دست برداری اختیار کرلی۔ اس کے دماغ میں یہ خیال سمایا کہ مسلمانوں کو مرتد کرکے ہندو بنایا جائے۔ وہ اسلام پر نکتہ چینی کرتا۔ اور طرح طرح کے اعتراض کرتا تھا۔ پھر یہاں تک بڑھ گیا کہ ہمارے آقا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ذات پر حملے کرنے شروع کر دیئے۔ اور قرآن کریم کا تمسخر اڑانے لگا۔ جب اس کی زبان درازی حد سے بڑھ گئی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دلائل اور براہین کے ساتھ اسے بتایا کہ اسلام ہی سچا مذہب ہے۔ لیکن اس نے اپنی بدبختی سے ان روشن دلائل سے کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔ اور روز بروز اپنی شرارتوں اور بدزبانیوں میں بڑھتا گیا۔

آخر اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لکھا کہ اگر اسلام سچا مذہب ہے اور آپ کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہے تو آپ اپنے خدا سے میرے لئے بددعا کریں۔ اس نے ساتھ ہی یہ دعویٰ بھی کیا کہ مجھے میرے خدا نے بتایا ہے کہ آپ کی جماعت تین سال تک درہم برہم ہو کر مٹ جائے گی۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالےٰ سے دعا کی تو خدا تعالیٰ نے آپ کو بتایا کہ لیکھرام ہلاک ہو جائے گا۔ آپ نے پنڈت لیکھرام کو لکھا کہ تمہارے متعلق خدا تعالےٰ نے ایک خبر دی ہے۔ لیکھرام نے لکھا کہ آپ کی پیش گوئی سے مجھے کوئی خوف نہیں۔ آپ بے شک ایسی خبر شائع کریں تاکہ دنیا کو علم ہو جائے۔ کونسا مذہب سچا ہے اور میری پیشگوئی پوری ہوتی ہے یا آپ کی۔

تب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ اعلان شائع فرمایا کہ میرے خدا نے مجھے بتایا ہے کہ پنڈت لیکھرام اپنی بدزبانیوں کے باعث اور رسول کریم صلی اللہ علیہ السلام کی ہتک کرنے کی وجہ سے چھ سال کے اندر اندر عذاب الٰہی کا شکار ہوگا۔ اور مارا جائے گا۔ حضور نے فرمایا میرے خدا نے مجھے بتایا ہے کہ لیکھرام تو گوسالہ سامری کے طرح محض ایک بچھڑا ہے جو شور مچا رہا ہے۔ اس پر عذاب نازل ہوگا۔ اور اس کی ہلاکت کے لئے عید سے ملحقہ دن مقرر کیا گیا ہے۔

پھر آپ نے مزید وضاحت فرمائی اور لکھا کہ میں نے آج ۱۸ رمضان یک شنبہ ۱۳۱۰ھ ہجری (قمری) مطابق ۱۳ اپریل ۱۸۹۳ء صبح کو بحالت غنودگی دیکھا کہ ایک خونی چہرہ والا شخص آیا ہے۔ اس نے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے حضور کی یہ پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہوئی۔ چنانچہ مورخہ ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو ایک شخص پنڈت لیکھرام کے پاس آیا۔ اس کی شکل ڈراؤنی تھی اور چہرہ سے خون ٹپکتا تھا۔ اس نے کہا میں نے ہندو ہونا ہے لیکھرام اس پر بہت خوش ہوا۔ بعض لوگوں نے اسے کہا بھی۔ کہ آپ اس کو ساتھ نہ رکھیں۔ اس کی شکل تو ڈراؤنی ہے اور چہرہ سے خون ٹپکتا ہے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

لیکن لیکھرام نے کچھ پرواہ نہ کی۔ یہ شخص ہر وقت اپنے جسم پر کمبل اوڑھے رکھتا تھا اور لیکھرام کے ساتھ رہتا۔ ایک دن لیکھرام اپنے مکان کی دوسری منزل پر بیٹھا کچھ لکھ رہا تھا۔ اس نے اس شخص کو کوئی کتاب اٹھانے کے لئے کہا وہ کتاب اٹھا کر لایا۔ جب لیکھرام کے نزدیک آیا۔ تو اس نے خنجر لیکھرام کے پیٹ میں گھونپ دیا۔ اور خنجر کو اس طرح گھمایا کہ لیکھرام کی سب انتڑیاں کٹ گئیں اور ہسپتال پہونچکر وہ مرگیا۔ اس کی وفات پیشگوئی کے عین مطابق چھ سال کے اندر عید سے ملحقہ دن واقع ہوئی اور اس طرح وہ رہتی دنیا تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان ٹھہرا۔

جب لیکھرام پر حملہ ہوا۔ اس کے مکان کے نیچے بہت سے لوگ موجود تھے۔ اور حملہ آور کے فرار ہونے کی کوئی گنجائش نہ تھی۔ لوگوں نے کہا۔ کہ ہم نے کسی شخص کو نکلتے یا بھاگتے نہیں دیکھا اور اس کی والدہ اور ہمشیرہ بار بار کہتی تھیں۔ کہ قاتل ضرور اس مکان میں ہی چھپا ہوا ہے لیکن مکان کا کونہ کونہ تلاش کیا مگر قاتل نہ ملا۔

بعد میں بھی پولیس اور لیکھرام کے ہمدردوں نے قاتل کا کھوج نکالنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن کچھ پتہ نہ چلا۔

الغرض پنڈت لیکھرام کی ہلاکت کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے اسلام کی صداقت کا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچا ہونے کا ایک عظیم الشان نشان ظاہر کیا ؎

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

نظم

ابھی وقت ہے زندگی کو بنالو

مکرم ایم ایس اسلم صاحب، احمدی بچوں کے لئے اچھی اچھی نظمیں اور کہانیاں لکھنے میں خاص شہرت رکھتے ہیں۔ انہوں نے کئی کتابیں بھی بچوں کے لئے لکھیں جو بہت مقبول ہوئیں۔
تشحیذی بچوں کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ انہوں نے آئندہ بھی تشحیذ کے لئے لکھتے رہنے کا وعدہ کیا ہے۔ (اداریہ)

ابھی وقت ہے زندگی کو بنالو ۔ عزیزو ابھی میری نصیحت نہ ٹالو
شرافت تو ہے آدمیت کا جوہر ۔ یہ کھونے نہ پائے مرے بھولے بھالو
عداوت کو چھوڑو بنو بھائی بھائی ۔ جو روٹھے ہوئے ہیں انہیں بھی منالو
اگر کوئی آپس میں ہو جائے جھگڑا ۔ تو مِل جُل کے نرمی سے اسکو مٹالو
جو دیکھو غموں میں کوئی مبتلا ہے ۔ تو غمخوار بن کر مصیبت بٹالو
سنو سر جھکانے میں ہے سربلندی ۔ حقیقت یہی ہے اسے آزمالو

اگر آپ اچھے تو اچھی ہے دنیا
یہ اک بات اسلم کی دل میں بٹھالو

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

قطب شمالی کی تسخیر

(نصیر محمود ربوہ)

زمین کے عین شمالی حصے کو قطب شمالی اور عین جنوبی حصے کو قطب جنوبی کہتے ہیں۔ یہاں زمین بالکل گول نہیں۔ بلکہ قدرے چپٹی ہے۔ یہاں اتنی شدید سردی ہوتی ہے کہ انسان کا رہنا مشکل ہے۔ اس کے ارد گرد کے سمندر برف سے ڈھکے رہتے ہیں اور جہاز رانی نہیں ہو سکتی قطب شمالی سے قدرے جنوب میں اسکیمو آباد ہیں یہاں زمین نو مہینے برف سے ڈھکی رہتی ہے کچھ اگتا بھی نہیں یہ لوگ صرف رینڈیر اور مچھلی کے گوشت پر گذارہ کرتے ہیں اور رینڈیر کی کھال کے خیمے اور کپڑے بناتے ہیں۔ والرس عام ہوتی ہے یہ لوگ اس کا شکار کر کے گوشت کھاتے اور اس کی چربی جلاتے ہیں۔ پندرھویں صدی میں جب کولمبس اور واسکوڈے گاما نے نئے نئے ملک اور نئے بحری راستے دریافت کر کے شہرت حاصل کی تو قطب شمالی کی طرف لوگوں کی توجہ ہوئی چنانچہ ولوبی۔ بافن۔ ڈیوس۔ چانسلر اور فرابشیر نے باری باری قسمت آزمائی کی لیکن کوئی قطب شمالی تک نہ پہنچ سکا جہاں جہاں تک وہ لوگ پہنچے وہاں تک کا حال انہوں نے آکر بتایا۔ جس سے بعد میں جانے والوں کو مدد ملی اس کے بعد بیرنٹس نامی ایک شخص ہالینڈ سے چلا لیکن جب وہ اس جگہ پہنچا جہاں برف کی تہیں جمی ہوئی تھیں تو آگے بڑھنا ناممکن ہو گیا آخر ناکام واپس لوٹا بیرنٹس کی ناکامی کے بعد سب کے حوصلے پست ہو گئے۔ ان کی حوصلہ افزائی کیلئے ۱۸۱۸ء میں جارج سوم شاہ انگلستان نے بیس ہزار روپے کا انعام اس شخص کے لئے مقرر کیا جو قطب شمالی میں پہنچے اب لوگوں نے انعام حاصل

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

کرنے کیلئے پھر سے کوشش شروع کر دی۔ ان کوشش کرنے والوں میں سے سکورلیش ٹیرس اور لگ جیسے بہادر جہاز ران تھے لیکن یہ بھی کامیاب نہ ہو سکے۔

بالآخر ایک مشہور امیر البحر کپتان پیری ۱۸۹۱ء میں اپنے وطن امریکہ سے قطب شمالی کو تسخیر کرنے روانہ ہوا۔ لیکن ناکام واپس آگیا۔ ۱۸۹۵ء اور ۱۸۹۸ء میں اس نے تین دفعہ پھر کوشش کی مگر ہر دفعہ تھوڑی دور جا کر واپس آجاتا ۱۹۰۲ء میں اس نے پھر جرأت دکھائی لیکن فقط گرین لینڈ تک ہی جا سکا۔

تھوڑا ہی عرصہ گذرنے کے بعد اس نے جہاز کی مرمت کی اور روانہ ہوا اس دفعہ اس نے ایک نہایت ہی قابل اور بہادر جہاز ران رابرٹ بارٹلٹ کو جہاز کا کپتان مقرر کیا۔ یہ جہاز سمندر میں سفر کرتا ہوا ریپٹہ جا کر رکا۔ یہاں سے پیری نے برفانی کتے بھی ساتھ لیئے۔ جو برف میں رہنے کے عادی ہوتے ہیں۔ اور برف پر بے پہیوں کی گاڑی کھینچتے ہیں ۵ ستمبر کو کپتان پیری کا جہاز ڈاس شیر سیڈن پہنچا ریپٹہ نے خوراک کی کمی محسوس ہوئی اور خطرہ تھا کہ قطب شمالی پہنچنے سے پہلے ہی خوراک ختم نہ ہو جائے۔ چنانچہ پیری نے قافلے کے افراد کم کرنے شروع کیے اور ایک مقام پر جا کر رابرٹ بارٹلٹ کو بھی اتار دیا اب صرف پیری اس کا ملازم ایوا اسکیمو اور چند ایک برفانی کتے رہ گئے تھے۔ اب یہ لوگ بڑے جوش و خروش سے بڑھنے لگے

آخر ۶ اپریل ۱۹۰۹ء کو یہ اولوالعزم سیاح متواتر کوششوں اور ناکامیوں کے بعد قطب شمالی کے عین اوپر اپنے ملک امریکہ کا جھنڈا گاڑنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس وقت اس کی خوشی کی انتہا نہ تھی۔ اپنی اس کامیابی پر اس نے خدا کا شکر ادا کیا اور وہاں کیمپ جمایا اور ادھر ادھر گھوم کر اس عجیب و غریب خطۂ زمین کا نظارہ کیا بعض تصاویر لیں اور ۷ اپریل کو واپس لوٹا۔ آتے وقت وہ راستے میں جھونپڑیاں بناتے آئے تھے۔ چنانچہ واپسی

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

پر یہ جھونپڑیاں ان کے لئے رہنما ثابت ہوئیں متواتر دو ہفتے برف پر چلنے کے بعد زمین دکھائی دی دو دن زمین پر چلنے کے بعد جہاز تک پہنچے جو برف میں بُری طرح گڑا ہوا تھا۔ اور اسے ہلانا بھی مشکل تھا۔ آخر دو مہینے کی کوشش سے وہ جہاز کو پانی میں لانے میں کامیاب ہو گئے۔ فتح کی خوشی میں پیری سمندر کو چیرتا ہوا لیبرے ڈار کے ساحل پر پہنچا اور ہم وطنوں کو فتح کی خبر سنائی آناً فاناً یہ خبر سارے ملک میں پھیل گئی پیری کو بے شمار انعام و کرام اور اعزازات سے نوازا گیا۔ اس اولوالعزم سیاح نے ۱۹۲۰ء میں اجل کو لبیک کہا۔

احمدی بچوں کا امتحان

شعبہ اطفال الاحمدیہ (مرکزیہ) نے احمدی بچوں کی دینی لیاقت کو بڑھانے کے لئے اسلام کی پہلی کتاب (مؤلفہ چودھری محمد شریف صاحب) کا امتحان لینے کا فیصلہ کیا ہے یہ امتحان انشاء اللہ ماہِ جولائی کے وسط میں ہوگا۔ کتاب ہر فی نسخہ کے حساب سے احمدیہ کتابستان ربوہ کے پتہ سے مل سکتی ہے۔

تمام احمدی بچوں کو اس امتحان میں ضرور شامل ہونا چاہیئے۔ مجالس اطفال کے مربی صاحبان کو چاہیئے کہ وہ جلد سے جلد مطلع فرمائیں کہ ان کے ہاں کتنے بچے امتحان میں شامل ہوں گے۔ تاکہ مطلوبہ تعداد کے مطابق پرچے بھجوا دیئے جائیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ ربوہ)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

چند یادیں

(از مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

استاد اور شاگرد کا رشتہ ازلی و ابدی ہے۔ استاد کی عزت کرنا ہر شاگرد پر فرض ہے۔ شاگرد کی عظمت کا دارومدار استاد کی عزت کرنے میں ہے ذیل میں دو مثالیں پیش کرتا ہوں۔

جموں کالج میں میرے ہمنام پروفیسر مولوی محمد ابراہیم صاحب تھے۔ جو شعبہ عربی سے متعلق تھے۔ آپ اس سے پہلے گورنمنٹ کالج لاہور میں بھی پروفیسر رہ چکے تھے۔ غالباً ۱۹۳۲-۳۳ء میں وہ سرینگر کالج کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ میں ایک روز سلام عرض کرنے کی غرض سے ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو باتوں ہی باتوں میں انہوں نے فرمایا۔ کہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب بھی ان سے ملاقات کی غرض سے وہاں تشریف لائے تھے۔ چوہدری صاحب موصوف ان دنوں سنٹرل کورٹ میں جج تھے اور گورنمنٹ کالج میں مولوی صاحب کے شاگرد رہے تھے۔ چوہدری صاحب کے ساتھ ان کے طالب علمی کے زمانہ کے ایک دوست بھی تھے۔ جو خود بھی ایک بہت بڑے عہدہ پر فائز تھے۔ یہ دونوں شخصیتیں اپنے استاذ کی زیارت کے لئے پیدل اپنی جائے رہائش سے چل کر آئیں۔ جب چوہدری صاحب اپنے ساتھی کی کوٹھی پر بغیر کار کے پیدل چل کر پہنچے تو انہوں نے حیرانی سے پوچھا۔ "چوہدری صاحب! پیدل؟" چوہدری صاحب نے جواب دیا۔ "ہاں! جانا استاد

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

کے پاس اور پھر کار پہ"؟

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ ہمارے تعلیم الاسلام کالج کے ایک پروفیسر طالب علمی کے زمانہ میں سکول کے بہترین طالبِ علم تھے۔ اس وجہ سے مجھے ان سے خاص لگاؤ تھا۔ جب ایم اے کر نیکے بعد وہ کالج میں پروفیسر مقرر ہوئے تو ایک بار جماعتی اجتماع کے موقعہ پر وہ میرے صیغہ کے افسر مقرر کئے گئے۔ جب انہیں اس بات کا علم ہوا۔ کہ ان کے ایک استاد کو ان کے ساتھ بطور نائب کے لگایا جا رہا ہے۔ تو وہ افسر کے پاس گئے اور کہا۔ "یا تو مجھے مائسٹر صاحب کے ماتحت کر دیا جائے یا میرا صیغہ بدل دیا جائے"۔

(بقیہ لالچ کا انجام صـ۲۴ سے آگے)

مسافر بڑا خوش ہوا۔ اور پہلا موتی اسے واپس دے دیا۔ کچھوا کنارے سے کچھ دور پیچھے ہٹ گیا۔ اور بولا "نادان آدمی! میں نے تیرے احسان کا بدلہ تجھے اتنا دیا۔ کہ تو ساری عمر آرام سے کھاتا۔ لیکن تو نے لالچ کیا۔ اور پہلے کو بھی گنوا بیٹھا۔ جا! اب یہاں سے چلتا بن"۔

یہ کہہ کر کچھوے نے پھر غوطہ لگایا۔ اور دریا کے گہرے پانی کی گہرائیوں میں اتر گیا۔ مسافر اپنا سا منہ لے کر اپنی راہ ہو لیا۔

آپ کی ذہانت کا جواب: ۱۔ ممکن ہے ۳۱ر دسمبر ۵۷ء کی رات ہو گی۔ ۲۔ جگنو۔ ۳۔ مچھلی۔ ۴ ہرگز نہیں۔ ۵۔ ہاں زمین کی گردش کی وجہ سے ۶۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ ۷۔ سورج۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

خدا جو کرتا ہے بہتر کرتا ہے!

(سعید احمد کوکب تنکانہ صاحب)

کہتے ہیں ایک بادشاہ کسی ملک پر حکومت کرتا تھا۔ وہ بہت جابر اور ضدی تھا۔ بادشاہ ایک دن سیب کاٹ کر کھا رہا تھا کہ چاقو کی تیز دھار نے اس کی ایک انگلی کو کاٹ ڈالا۔ بادشاہ کو بہت تکلیف ہوئی۔ پٹی وغیرہ کی گئی۔ بادشاہ نے اپنے ایک وزیر کو اس واقع سے آگاہ کیا۔

وزیر بہت دانا تھا۔ اس نے بادشاہ سے کہا۔ "حضور افسوس کرنے کی ضرورت نہیں خدا جو کرتا ہے بہتر کرتا ہے۔ ان الفاظ کا وزیر کے منہ سے نکلنا تھا کہ بادشاہ غصے سے لال پیلا ہو گیا۔ اور وزیر کو مار ڈالنے کی تجویز سوچنے لگا۔ دوسرے دن بادشاہ اپنے وزیر کو ساتھ لے کر شکار کے لئے روانہ ہو گیا۔

چلتے چلتے وہ ایک کنوئیں کے قریب پہنچے۔ بادشاہ نے وزیر سے کہا دیکھو اس کنوئیں میں کیا ہے۔ وزیر کا جھک کر دیکھنا ہی تھا۔ کہ بادشاہ نے اسے دھکا دے دیا۔ وزیر بچارا دھڑام سے کنوئیں میں جا گرا۔ بادشاہ وہاں سے چلتا بنا۔ اور شکار کی تلاش میں ادھر ادھر پھرنے لگا۔ وہ گھومتے گھومتے کافی دور نکل گیا۔ اسی اثنا میں ایک زوردار آندھی چلی اور بادشاہ اپنی راہ سے بھٹک گیا۔ جب آندھی تھمی۔ تو بادشاہ نے اپنے آپ کو ایک بستی کے قریب پایا جہاں وحشی لوگ

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

رہتے تھے۔ چند وحشی بادشاہ کو دیکھتے ہی اپنے ہتھیار سنبھالے بادشاہ کی طرف لپکے بادشاہ انہیں دیکھتے ہی کانپنے لگا۔ وحشیوں نے بادشاہ کو پکڑ لیا اور اپنی بستی میں لے گئے۔ وہاں انہوں نے بادشاہ کو ایک پختہ چبوترے پر پڑے ہوئے تختے پر لٹا دیا۔ آج ان کے ہاں کوئی تہوار منایا جا رہا تھا۔ جس کو منانے کے لئے انسان کی قربانی دی جانے والی تھی۔ وہ کسی انسان کی تلاش میں نکلے ہی تھے کہ بادشاہ ان کے ہتھے چڑھ گیا۔ بادشاہ نے دل میں سوچا کہ یہ سب کچھ بے گناہ وزیر کو کنوئیں میں گرانے کے بدلے میں سزا مل رہی ہے۔

جونہی وہ بادشاہ کو ذبح کرنے لگے۔ ایک وحشی چلا اٹھا۔ رُک جاؤ رُک جاؤ۔ اسے چھوڑ دو۔ اس کی انگلی کٹی ہوئی ہے۔ اپنے ساتھی کی آواز سنتے ہی انہوں نے بادشاہ کو چھوڑ دیا۔ چھوڑنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ کسی زخمی آدمی کی قربانی نہیں کرتے تھے۔ بادشاہ بیچارہ سہما سہما وہاں سے کنوئیں کی تلاش میں چل پڑا۔ اب اس کے دل میں وزیر کے ان الفاظ کی قدر ہوئی۔ کہ خدا جو کرتا ہے بہتر کرتا ہے۔ کافی مشکلات کے بعد وہ اسی کنوئیں پر پہنچا۔ جس میں وزیر کو دھکا دیا تھا۔ وزیر ابھی تک زندہ تھا۔ کیونکہ کنوئیں میں پانی نہ تھا۔ بادشاہ نے وزیر کو کسی نہ کسی طرح باہر نکالا۔ اور اس کے پاؤں پر گر پڑا۔ اس نے اپنی تمام کہانی کہہ سنائی۔ اور وزیر سے معافی مانگی کہ اس نے اسے بے گناہ کنوئیں میں پھینکا تھا۔

وزیر نہایت عقلمند تھا کہنے لگا۔ عالیجاہ!! آپ کیوں غمگین ہیں آپ نے جو مجھے کنوئیں میں ڈالا۔ اس میں بھی خدا تعالےٰ کی بہتری تھی

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

بادشاہ وزیر کے منہ کی طرف دیکھنے لگا۔ وزیر نے کہا۔ حیران ہونے کی بات نہیں میں جو کچھ کہہ رہا ہوں درست کہہ رہا ہوں۔ مجھے کنوئیں میں گرانے کا یہ فائدہ ہوا کہ اگر میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا تو یقیناً وہ مجھے پکڑ کر ذبح کر دیتے اور آپ کو چھوڑ دیتے میں کنوئیں میں گرنے سے بچ گیا۔ اور آپ اپنی کٹی ہوئی انگلی کی وجہ سے بچ گئے۔

بادشاہ وزیر کی عقلمندی پر حیران ہوا اور بے اختیار چلا اٹھا کہ واقعی "خدا جو کرتا ہے بہتر کرتا ہے"۔

ننھے میاں کی سواری

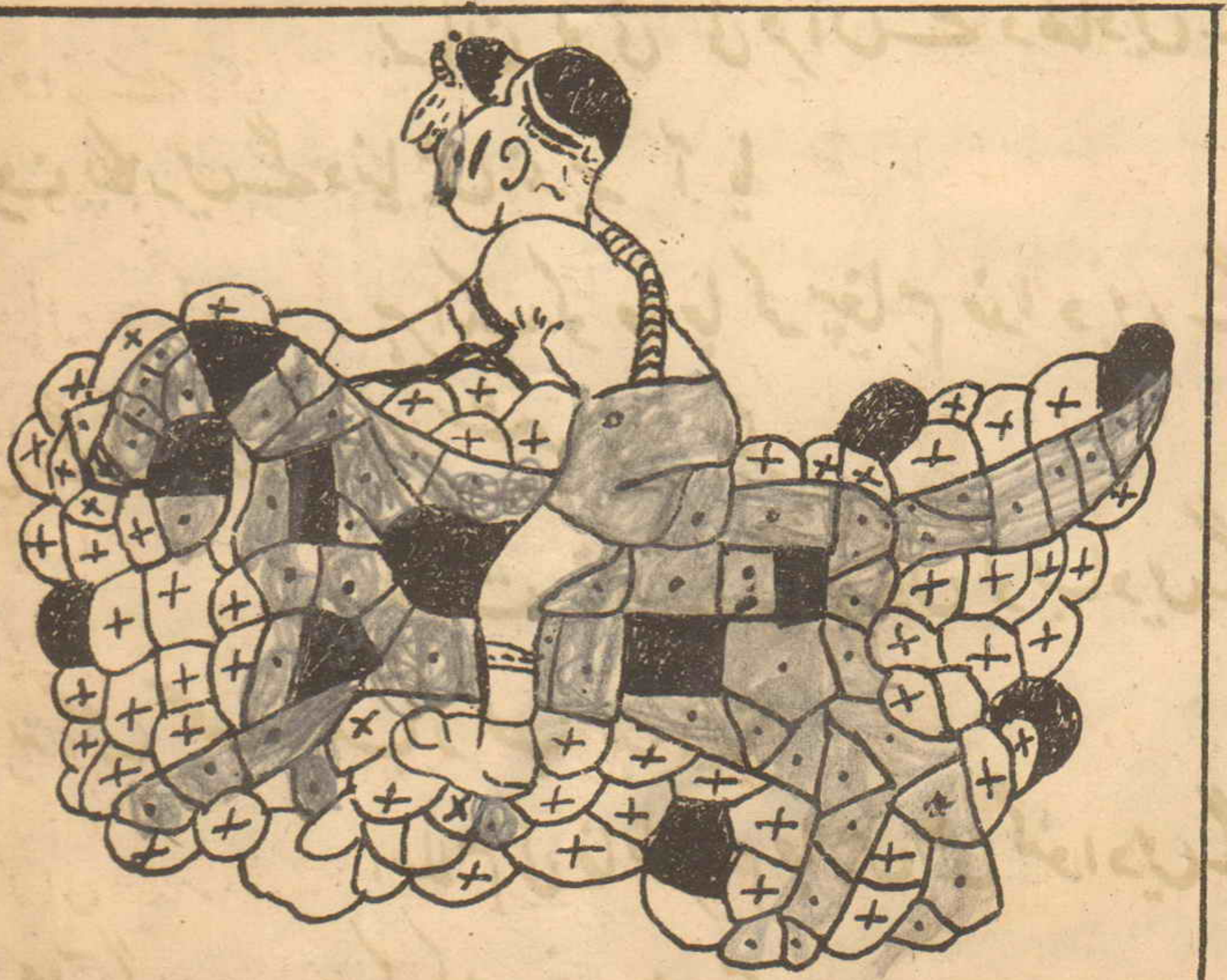

نقطوں والے خانوں کو پنسل یا سیاہی سے بھر کر دیکھیں تو سہی۔ کہ ننھے میاں کس پر سوار ہیں۔ بادل پر یا ——

(فیروز الدین انور۔ کلکتہ)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

احمدی بچوں کا گیت

جناب عبدالمنان صاحب شاہد

ہم احمدی بچے ہیں کچھ کر کے دکھادیں گے
شیطاں کی حکومت کو دنیا سے مٹادیں گے

ہم مشرق و مغرب میں وحدت کی صدا دیں گے
دنیا کو طریقت کا پھر درس سکھادیں گے

کہتی ہے غلط دنیا عیسیٰ ہے ابھی زندہ
برہان توفّی کی قرآں سے دکھادیں گے

ہر طرف پکاریں گے دنیا میں نذیر آیا
ہر ایک کو جا جا کر پیغامِ خدا دیں گے

نکلیں گے زمانے میں ہم شمعِ ہدیٰ لیکر
ظلمات مٹادیں گے نوروں کو بسادیں گے

بچّے نہ ہمیں سمجھو جانباز مجاہد ہیں
اسلام کی خاطر ہم جانیں بھی گنوادیں گے

اے شادؔ گماں مت کر کمزور نہیں ہیں ہم
جب وقت پڑا اپنی جانیں بھی لڑادیں گے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

ننھی منی کہانیاں

(۱) (عبدالغفار قمر ربوہ)
(۲) (بشریٰ سلطانہ بیگم ربوہ)

جس کا کام اُسی کو ساجے

کسی گاؤں میں ایک کمہار رہتا تھا۔ بڑا بدمزاج اور غصیلہ۔ مٹی کے برتن ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے اور لانے کے لیئے اس نے ایک گدھا۔ اور گھر کی رکھوالی کے لیئے ایک کتا رکھا ہوا تھا۔ ایک رات جبکہ کمہار سو رہا تھا۔ ایک چور دیوار پھاند کر اس کے گھر میں گھس آیا۔ گدھے نے کتے کی طرف دیکھا۔ اور کہا کہ بھئی اپنا کام کرو۔ بھونکو اور مالک کو جگا دو۔ لیکن کتا چپکے لیٹا چور کو دیکھتا رہا۔ گدھے نے دو چار بار اور کہا لیکن جب کتے نے ایک ہی چپ سادھے رکھی۔ تو مالک کا حق نمک ادا کرنے کے لیئے مجبوراً اُس نے خود ڈھیچوں ڈھیچوں کر کے ہینگنا شروع کر دیا۔ چور یہ آواز سن کر جہاں تھا وہیں دبک گیا۔ کمہار کو یہ بیوقت کی راگنی سن کر بڑا غصہ آیا۔ اس نے ڈنڈا پکڑا۔ اور گدھے کے پاس آکر اس کی مرمت شروع کر دی۔ جب کافی مار چکا۔ تو تھک کر پھر جا سویا۔ تھوڑی دیر بعد پھر چور اٹھا اور اندر گھس گیا۔ گدھا بے چارہ پھر ہینگنے لگا۔ اور کمہار نے پہلے سے کہیں زیادہ اس کی خاطر کی۔ کتا یہ سب کچھ آرام سے دیکھتا رہا۔ اسی طرح تین چار بار پٹنے کے بعد گدھا نڈھال ہو کر چپکا ہو رہا۔ چور نے اطمینان سے سامان باندھا اور چلتا بنا۔ گدھا بیچارہ مار اور زخموں کی شدت کے باعث تھوڑے دنوں کے بعد مر گیا۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

لالچ کا انجام

ایک اجاڑ اور ویران صحراء میں کہیں ایک کچھوا جا رہا تھا۔ ایک مسافر قریب سے گذرا تو رحم کھا کر اس نے کچھوے کو اٹھا کر اپنے تھیلے میں ڈال لیا۔ اور آگے چل کر ایک بڑے دریا میں ڈال دیا۔ کچھوے نے اس کا یہ احسان دیکھا۔ تو بولا "بھئی مسافر! تم نے مجھ پہ بڑا احسان کیا۔ کہ یہاں دریا میں لا ڈالا۔ اگر ایسا نہ کرتے۔ تو اب تک میں وہیں صحراء میں کہیں مرکھپ گیا ہوتا۔ اب میرا بھی فرض ہے کہ تمہارے اس احسان کا بدلہ دوں۔ اگر تم تھوڑی دیر ٹھہرو تو میں ابھی تمہارے لئے ایک تحفہ لاتا ہوں"۔ مسافر ٹھہر گیا۔ کچھوے نے دریا میں ڈبکی لگائی اور غائب ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پھر اوپر ابھرا۔ اب کے اس نے منہ میں ایک موتی پکڑا ہوا تھا۔ مسافر نے اتنا قیمتی موتی دیکھا تو اس کا جی زیادہ للچا گیا۔ جب کچھوا اس کے ہاتھ پہ موتی رکھنے لگا۔ تو مسافر نے جھپٹ کر اسے پھر اٹھا لیا۔ اور اپنے تھیلے میں ڈال لیا۔ اور کہنے لگا کہ اگر تم مجھے ایک اور موتی لا کر نہیں دو گے۔ تو میں تمہیں دوبارہ پھر وہیں چھوڑ آؤں گا۔ کچھوے نے ایک اور موتی لانے کا وعدہ کیا۔ مسافر نے اسے دوبارہ دریا میں ڈال دیا۔ کچھوا پانی میں غوطہ مارنے کے کچھ دیر بعد پھر باہر نکلا۔ تو اس کا منہ خالی تھا۔ مسافر بڑی بے صبری سے دوسرے موتی کی انتظار میں تھا۔ اسے خالی ہاتھ آتا دیکھا۔ تو بہت جھنجلایا۔ لیکن کچھوا بولا کہ بھئی! اندر طرح طرح کے بہت سے موتی پڑے ہیں۔ میں نے سوچا کہ تمہیں دونوں موتی ایک ہی طرح کے لا دوں۔ کیونکہ یہ دوسروں سے زیادہ قیمتی ہیں۔ اس لئے پہلا موتی ذرا مجھے واپس دو۔ تاکہ میں اس سے ملا کے دوسرا موتی تمہیں لا دوں۔ (باقی ص۱۸ پر)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

راستہ بتایئے

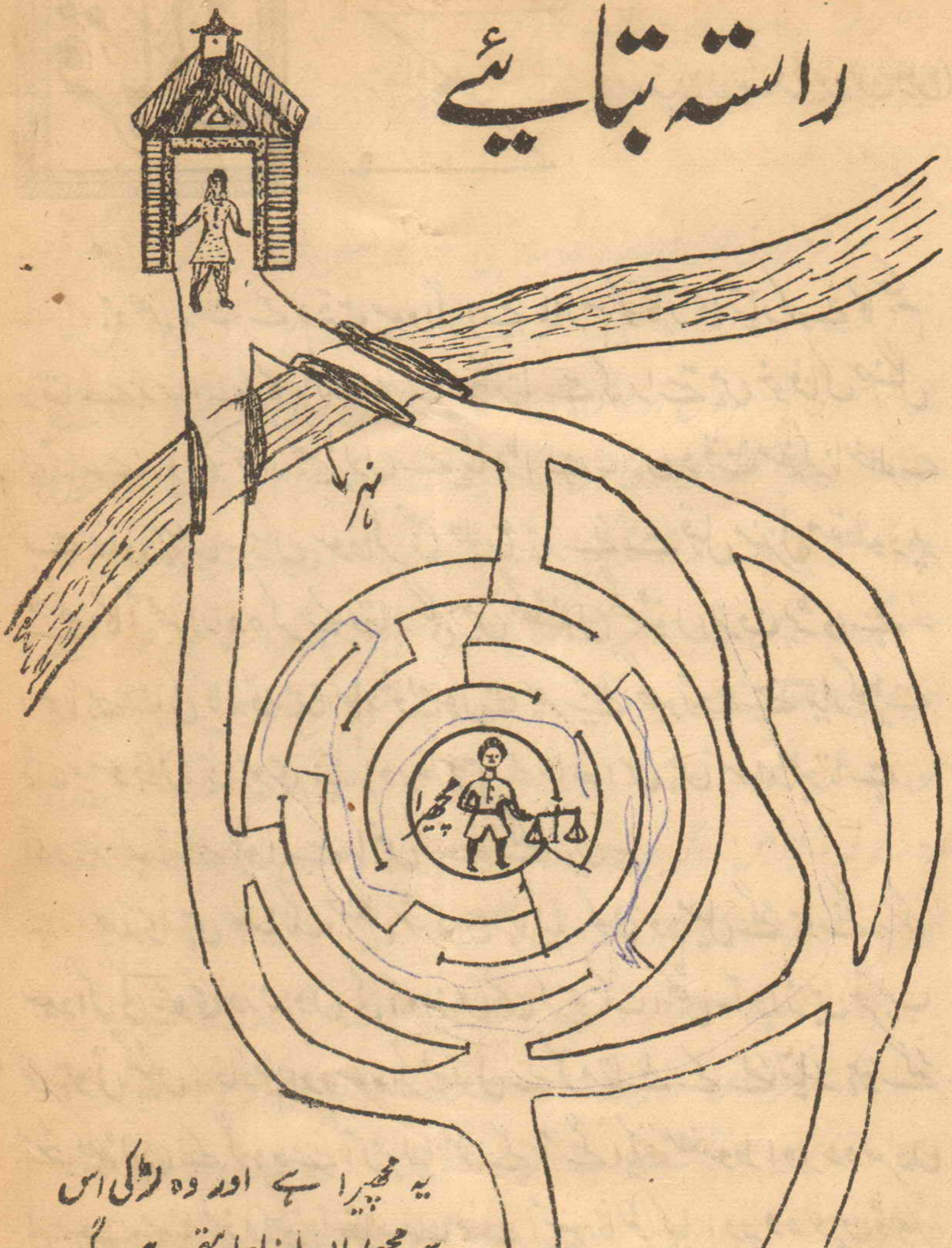

یہ مچھیرا ہے اور وہ لڑکی اس سے مچھلیاں لینا چاہتی ہے۔ مگر اسے راستہ معلوم نہیں۔
کیا آپ اس کی مدد کر سکتے ہیں؟

منیر الحق نعیم۔ ربوہ

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

قربانی

(سیدہ راشدہ پروین (بلوچ)

آدھی رات کے وقت سوداگر اپنے ملازم کو گاڑی تیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ سرائے کا مالک بہتیرا منع کرتا ہے کہ راستے میں خوفناک جنگل پڑتا ہے جو خونخوار بھیڑیوں سے پٹا پڑا ہے۔ اس وقت سفر کرنا خطرے سے خالی نہیں۔ لیکن سوداگر صبح طلوع ہونے سے قبل منزلِ مقصود پہ پہنچنے کا مصمم ارادہ کر چکا تھا۔ گلی میں گھٹنوں گھٹنوں برف پڑی ہے۔ اور برف کی گاڑی میں چار خوبصورت پھرتیلے گھوڑے چستے تیار کھڑے ہیں۔ سوداگر اپنی بیوی بچے اور خادم کے ساتھ اس میں سوار ہوتا ہے۔ اور پھر گھوڑے ہوا سے باتیں کرنے لگتے ہیں۔

جلدی ہی بھیانک جنگل شروع ہو گیا۔ کوئی دو میل گئے ہونگے۔ کہ سوداگر کی بیوی درندوں کی آوازیں سن کر چونک اٹھی۔ آوازیں قریب تر ہوتی گئیں۔ خادم اور سوداگر پستول لے کر مقابلے کے لئے تیار ہو گئے آخر بھیڑیوں کے گروہ نے آن لیا۔ آگے آگے ایک مضبوط اور دوسروں کی نسبت موٹا تازہ بھیڑیا تھا۔ خادم نے اُس پر فائر کیا اور وہ وہیں ڈھیر ہو گیا۔ باقی بھیڑیوں نے اچھل اچھل کر گھوڑوں پر حملہ کر دیا۔ خادم کو ایک تجویز سوجھی۔ اُس نے سوداگر سے مخاطب ہو کر کہا "آقا! بچنے کی ایک ہی صورت ہے کہ ایک گھوڑے کو ان کے حوالے کر دیا جائے۔" مالک کو یہ تجویز پسند آئی۔ چنانچہ جونہی ایک گھوڑا علیحدہ کیا گیا۔ بھیڑیئے گاڑی کو

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

چھوڑ کر اس کے پیچھے ہو گئے۔ گاڑی دو میل اور گئی ہو گی کہ بھیڑیئے گھوڑے کو ہضم کرنے کے بعد پھر آموجود ہوئے۔ مجبوراً دوسرا گھوڑا بھی ان کے سپرد کرنا پڑا۔

مسافروں کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ جب اُنہیں بستیاں نظر آنے لگیں۔ انہوں نے اطمینان کا سانس لیا۔ کہ اب خطرے سے باہر ہیں۔ کوئی تین میل چل کر شہر کی حد شروع ہو جاتی تھی۔ لیکن اطمینان کہاں بھیڑیئے پھر آدھمکے اب دونوں باقی گھوڑے بھی بُری طرح تھک چکے تھے۔ بھیڑیوں نے آتے ہی گھوڑوں اور گاڑی پر ایک ساتھ حملہ کیا۔ خادم نے کئی فائروں سے چار بھیڑیوں کا خاتمہ کر دیا۔ اس نے سوداگر سے کہا۔ "میرا خیال ہے کہ اب میں خود اتر کر بھیڑیوں کا مقابلہ کروں۔ اتنی دیر میں آپ شہر پہنچ جائیں گے۔ ممکن ہے میں بعد میں کسی درخت پر چڑھنے میں کامیاب ہو جاؤں یا آپ وقت پر مدد لے کر آجائیں۔ اگر میں ان درندوں کے ہاتھوں مارا جاؤں۔ تو میرے غریب بیوی بچوں کا خیال رکھنا۔

مالک اپنے وفادار نوکر کی جان کسی صورت میں خطرے میں ڈالنا نہ چاہتا تھا۔ لیکن اس نے ایک نہ سُنی اور خدا حافظ کہہ کر کود پڑا۔ بھیڑیئے ایک ساتھ اس پہ ٹوٹ پڑے اور ساتھ ہی گاڑی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ چند لمحوں میں خون آلودہ برف پر صرف خادم کا پستول پڑا تھا۔ بھیڑیئے چیتھارے لیتے ہوئے خراماں خراماں واپس لوٹ رہے تھے۔ آج اس مقام پہ اس جانباز کی یادگار میں سنگ مرمر کا ایک کتبہ ہے۔ جس کی ایک طرف اس کا نام اور دوسری طرف ذیل کے الفاظ کندہ ہیں۔

"ایک بہادر وفادار جو دنیا کے لئے قربانی کی ایک مثال چھوڑ گیا۔"

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

انسان کی قیمت فقط آٹھ روپے؟

(سید شمیم احمد۔ ربوہ)

ایک اچھے صحت مند انسان میں:۔

۱۔ اتنی چربی ہوتی ہے۔ جس سے دس ٹکیاں صابن کی بنائی جا سکیں

۲۔ اتنا لوہا ہوتا ہے جس سے ڈیڑھ انچ لمبی کیل تیار ہو سکے۔

۳۔ اتنی کھانڈ پائی جاتی ہے۔ جس سے چائے سیٹ کی ایک کھانڈ دانی بھری جا سکے۔

۴۔ اتنی مقدار چونے کی موجود ہوتی ہے جس سے مرغیوں کے ایک ڈربے میں سفیدی ہو جائے

۵۔ اتنا فاسفورس ہوتا ہے۔ جو ایک ہزار دیا سلائیوں کے بنانے میں کام آ سکے۔

۶۔ اتنا میگنیشیم ہوتا ہے۔ جو جلاب کی ایک خوراک کے لئے کافی ہو۔

۷۔ اتنی گندھک ہوتی ہے جس سے چار چوہوں کا خاتمہ کیا جا سکے

۸۔ اور اس قدر پانی ہوتا ہے۔ جس سے دس گیلن کا برتن بھر جائے۔

آج کل ان چیزوں کی قیمت بازار میں آٹھ روپے سے کم ہی ہو گی زیادہ نہیں۔ اور ایک مریل سے مریل بیل بھی ساٹھ ستر روپے میں ملتا ہے۔

پھر کیا وجہ ہے کہ انسان اکڑا اکڑا کر چلے!

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

ایک کہانی

(قاضی منیر احمد - ربوہ)

کسی ملک پر ایک بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ وہ اب بوڑھا ہو چکا تھا۔ اس کی اولاد صرف دو بیٹے تھے۔ بڑے بیٹے کا نام سلیم تھا۔ یہ بڑا مغرور۔ ضدّی اور لالچی تھا۔ اور خود غرض اس قدر کہ ہر وقت باپ کو ہلاک کرنے اور تخت حاصل کرنے کی فکر میں لگا رہتا۔

چھوٹے شہزادے کا نام نعیم تھا یہ بڑا رحم دل اور خدا ترس شہزادہ تھا تمام درباری اس سے بہت خوش تھے۔

ایک روز بادشاہ نے یہ سوچا کہ میں اب بوڑھا ہو چکا ہوں کیوں نہ اپنی زندگی میں ہی آئندہ تخت نشینی کا فیصلہ کر جاؤں۔ تاکہ میری موت کے بعد تخت نشینی کے جھگڑوں سے نجات حاصل ہو جائے۔ چنانچہ اس نے اپنے دونوں بیٹوں کو بلا کر کہا کہ جو میرے لئے سب سے عمدہ تحفہ لائے گا۔ وہی میرے بعد تخت کا وارث ہوگا۔ حکم سنتے ہی دونوں شہزادے مختلف اطراف کو تحفوں کی تلاش میں چل دیئے۔

شہزادہ سلیم ایک تیز رفتار گھوڑے پر سوار چلا جا رہا تھا کہ راستے میں تین ڈاکو اس کے پیچھے ہو لئے۔ جب سلیم جنگل سے تنہا گزر رہا تھا۔ تو تینوں ڈاکوؤں نے اسے آن گھیرا۔ اور پل بھر میں اس کا کام تمام کر دیا۔ اور تمام نقدی لوٹ کر چلتے بنے۔ اس طرح سے اسے اپنی بری نیت کا بدلہ وہیں مل گیا۔ اُدھر شہزادہ نعیم بے چارے نے پیدل ہی اپنا سفر شروع کر دیا۔ چلتے چلتے جب نعیم ایک جنگل میں پہنچا تو اس وقت اندھیرا چھا

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

چکا تھا۔ اس قدر تاریکی ہو چکی تھی کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دیتا تھا۔ اسے کچھ فاصلہ پہ مدھم سی روشنی دکھائی دی۔ چنانچہ وہ اسی طرف کو چل دیا۔ جب وہ روشنی کے قریب پہنچا تو اسے ایک جھونپڑی دکھائی دی جس میں ایک دیا جل رہا تھا اور وہ روشنی اسی کی تھی۔ جھونپڑی میں ایک بوڑھا درویش عبادت کر رہا تھا۔ شہزادہ نعیم نے جھک کر بوڑھے درویش کو سلام کیا اور اندر آنے کی اجازت چاہی۔ بوڑھے نے آنے کا سبب دریافت کیا تو شہزادہ نے تمام قصہ کہہ سنایا۔ رات وہیں پہ بسر کرنے کے بعد صبح سویرے جب نعیم بیدار ہوا تو بوڑھے نے شہزادہ کو ایک تیر کمان دیتے ہوئے کہا کہ اسے یہاں سے کچھ فاصلہ پہ چھوڑ دینا۔ جس جگہ یہ تیر گرے اس جگہ کو کھودنا۔ تمہیں وہاں پر ایک خزانہ ملے گا اس میں سے جو قیمتی چیز تحفہ کے طور پہ چاہو اپنے باپ کے لئے لے لینا۔

چنانچہ شہزادے نے ایسا ہی کیا۔ اس نے خزانے میں سے صرف ایک نہایت خوبصورت انگوٹھی اٹھالی۔ جس کی خاصیت یہ تھی کہ جو اسے پہن لے۔ اسے کوئی جاندار چیز دکھ نہیں پہنچا سکتی۔

شہزادہ نہایت مسرت کے ساتھ انگوٹھی لیے ہوئے اپنے باپ کے پاس پہنچا باپ نے بہت پیار سے اسے گلے لگا لیا۔ اور آئندہ تخت کا وارث بھی اسے ہی قرار دیا۔ لیکن اپنے بڑے بیٹے کی خفیہ سازشوں اور اس کی اس طرح ناگہانی موت کی خبر سن کر اسے اس قدر غم ہوا کہ بیمار پڑ گیا۔ اور چند دن کے اندر اندر اسی صدمہ سے مر گیا۔

باپ کی وفات کے بعد شہزادہ نعیم تخت نشین ہوا۔ اور اس نے ایک طویل عرصہ تک نہایت رحمدلی اور امن و انصاف سے حکومت کی۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

رحم دلی کا صلہ

(محمد کریم قمر (لوہ)

کسی شہر میں ایک غریب لڑکی رہتی تھی جو بہت نیک اور رحم دل تھی۔ ایک دفعہ سردیوں کی ایک رات تھی۔ آسمان پر ہر سُو بادل چھائے ہوئے تھے۔ اور سخت بارش ہو رہی تھی۔ لڑکی بیٹھی باورچی خانے میں آگ سینک رہی تھی۔ اتنے میں کسی نے دروازے پر دستک دی۔ لڑکی فوراً اٹھی۔ اور دروازہ کھولا تو کیا دیکھتی ہے کہ ایک بوڑھا آدمی باہر کھڑا سردی سے تھر تھر کانپ رہا ہے۔ اور اس کے کپڑے بارش میں بھیگے ہوئے ہیں۔ اسے بوڑھے کی اس حالت پر رحم آیا۔ اور بوڑھے کو اندر لے آئی اور اپنے بستر پہ لٹا دیا۔ چونکہ لڑکی کے پاس صرف ایک ہی بستر تھا۔ اس لئے لڑکی کو خود رات زمین پر بسر کرنی پڑی۔ اور ساری رات سردی سے کانپتی رہی۔ صبح سویرے اٹھی اور بوڑھے کے لئے کھانا تیار کیا۔ مگر بوڑھے نے کھانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میں بوڑھا نہیں ہوں۔ دراصل ایک فرشتہ ہوں جو تمہارا امتحان لینے آیا تھا تم امتحان میں کامیاب ہو گئی ہو۔ یہ کہہ کر بوڑھے نے اس لڑکی کو ایک اشرفیوں سے بھری ہوئی تھیلی دی اور خود غائب ہو گیا ❊

تشحیذ احمدی بچوں کا قومی رسالہ ہے اس کی توسیع اشاعت میں حصہ لینا آپ کا فرض ہے۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

کیا آپ جانتے ہیں کہ :-

(اقبال محمود خان ربوہ)

۱- امریکہ کے جنگلوں میں ایک پرندہ ماگنگ برڈ نامی ہوتا ہے۔ جو سانپ کو پکڑ کر اوپر ہوا میں لے جاتا ہے اور نیچے گرا دیتا ہے۔ پھر فوراً جھپٹ کر اُسے دوبارہ پکڑ کر ہوا میں لے جاتا ہے۔ اور پھر نیچے گرا دیتا ہے۔ اسی طرح گرا گرا کر وہ سانپ کو مار ڈالتا ہے۔ سانپ سے اس کی دشمنی کی یہ وجہ ہے کہ سانپ اس کے انڈے پی جاتا ہے۔

۲- دنیا کا سب سے زبردست لائیٹ ہاؤس فرانس کے ایک پہاڑ پر ہے۔

۳- پوپ کے پاس جو جڑاؤ گھڑی ہے۔ وہ سب سے قیمتی سمجھی جاتی ہے۔ اس گھڑی کی قیمت کا اندازہ نو۹ لاکھ روپیہ لگایا گیا ہے۔

یہ ہیں وہ لفظ کہ جن کا نہیں اُلٹا۔ سیدھا

(ابن عطاء چوہدری۔ ربوہ)

۱ - ایشیا - ۲ - پوپ - ۳ - موم - ۴ - باپ - ۵ تبت
۶ - آبا - ۷ - نان - ۸ - لعل - ۹ - درد - ۱۰ - ٹاٹ -

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

عیدِ قربان

لطف الرحمٰن نازؔ
ربوہ

عیدِ قربان آگئی پھر سے
جلوہ اپنا دکھا گئی پھر سے

لوگ کرتے ہیں آج قربانی
ہے یہی شیوہ آج انسانی

کوئی بکرا کرے کوئی گائے
الغرض جس کو جو بھی مل جائے

اصل میں یہ تو درس عبرت ہے
اور اللہ کی بس اطاعت ہے

اس کو مقصود ہے فقط تقویٰ
لیجے قرآن سے یہی فتویٰ

گوشت اس کا نہیں ہوا منشاء
پوست کو لے کے کیا کرے گا خدا

ہے یہ مقصد کہ نفس قربان ہو
تا حقیقت میں کوئی انساں ہو

ہاں اگر جنگِ دین ہو جاری
دیدو قربانی جان کی بھاری

دیں کی خدمت ہے گویا قربانی
قدر اس کی نہ ہم نے پہچانی

جس سے مولیٰ کا قرب حاصل ہو
کام قربانی میں وہ شامل ہو

وقفِ اولاد بھی ہے قربانی
یہ بھی قربانی گویا ہے جانی

ایسے انسان کی عید سچی عید
رات اس کی سعید دن ہے سعید

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

اس کا حق ہے کہ شاد کام رہے ۔ وقتِ قربانی تیز گام رہے
دیں کے کاموں میں آئے چست نظر ! ایک لمحہ نہ آئے سست نظر
بچو قربانیوں کا کر لو عزم ! رزم ہو سامنے کہ یا ہو بزم
نام ماں باپ کا کرو روشن ! تھام لو دین کا صدا دامن
اس سے بڑھکر کوئی نہیں نعمت ! ورنہ رہ جائیگی فقط حسرت

ناز کرتا ہے اس گھڑی یہ دُعا
تم کو توفیق دیوے اس کی خدا!

پہیلیاں

۱ - اک ڈبیہ جس میں بارہ خانے
ہر خانے میں پانچ دانے
جس کی قیمت کوئی کوئی جانے
بوجھنے والے بڑے سیانے (فاطمہ بیگم، قادیان)

۲ ایک گھوڑا تیس سوار
جو دیکھے وہ برخوردار (مسرت اسلام کراچی)

۳- وہ غیر سہارے چلے پھرے خود کھڑی ہو تو گر پڑے
بیٹھو تو اُڑ جائے دانہ ڈالو تو نہ کھائے
مکھن گھی سے اس کو نفرت تیل ڈالو تو پی جائے

(جواب صفحہ ۳۰ پر)

حمیدہ نذیر ربوہ
(ایڈیٹر)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

مسکراؤ

۱۔ چند دیہاتی چڑیا گھر دیکھنے گئے۔ ان میں سے ایک نے پہلے کبھی زیبرا نہیں دیکھا تھا۔ جب وہ گذرتے ہوئے زیبرے کے کٹہرے کے پاس پہنچے۔ تو وہ دیہاتی اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا ـــــ "دیکھو یارو! انگریزوں کی باتیں۔ جاتے جاتے بھی گدھے کو بنیان پہنا گئے!

(مسعودہ سلطانہ بیگم)

۲۔ کسی چور نے کہیں سے ایک گھڑی چرائی اور بازار میں بیچنے چلا گیا۔ راستے میں کسی نے اس کی جیب کاٹ لی۔ جب وہ واپس آرہا تھا تو اس کے ایک دوست نے اُس سے پوچھا ـــــ "کیوں بھئی گھڑی کتنے میں بیچی؟"

"جتنے میں خریدی تھی!" چور نے برجستہ جواب دیا۔

(نصیر احمد راولپنڈی)

۳۔ مسافر (گارڈ سے) گارڈ صاحب! کوئی ترکیب بتایئے کہ میرے چائے پینے تک گاڑی نہ چلے۔

گارڈ (ہنس کر) لو یہ بھی کوئی بات ہے۔ ایک پیالی چائے مجھے بھی لے دو!

(طارق رشید لاہور)

۴۔ ایک آدمی (دوسرے سے) بھئی سنا ہے کہ تم شؔ کو سؔ بولتے ہو؟

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

دوسرا آدمی :- کون بدمعاس (بدمعاش) کہتا ہے!

(محمد داؤد ربوہ)

---

۵ - ایک آدمی (گمشدہ لڑکے سے) تم کہاں رہتے ہو۔

گم شدہ لڑکا :- جی گھر میں !

(مسعود احمد ربوہ)

---

۶ - استاد (شاگرد سے) دنیا میں سب سے زیادہ آبادی کہاں ہے؟

شاگرد :- جی دنیا میں !

محمد جمیل پرویز ربوہ

---

۷ - حمید :- تمہیں اس دفعہ اپنے دوست سے کیا تحفہ ملا ہے۔؟

نصیر :- ایک رومال جو کہ میں نے ہی پچھلی سے پچھلی عید پہ اس کے چھوٹے بھائی کو دیا تھا۔

رفیق احمد ربوہ

---

۸ - سلیم (ضیاء سے) آج تم سکول کیوں نہیں گئے؟

ضیاء :- بھئی آج آخری جمعرات ہے۔ اس لئے ہمیں چھٹی ہے۔

سلیم (حیران ہوکر) تو کیا اس کے بعد کوئی جمعرات نہیں آئیگی؟

(سعید احمد اختر ربوہ)

---

۹ - اکرام :- دوست! آج صبح گاڑی میرے اوپر سے گذر گئی

دوست :- (حیرانی سے) تو تم یہاں کیسے؟

اکرام :- دراصل میں پل کے نیچے تھا۔

امتہ النصیر ملک کسوال

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

پہیلیاں

خود حل کیجئے تو بات ہے

(سلمان مسعود)

ذیل کی پہیلیاں حل کیجئے لیکن یاد رہے کسی اور سے پوچھنے کی اجازت نہیں۔ خود دماغ لڑائیے اور جو جواب سمجھ میں آئے وہ لکھ بھیجئے۔

(۱)

زمین سے اُڑ کر گیا فلک پر + فلک سے آیا میں پھر زمیں پر
خدا کی رحمت میں بن کے آیا + ہر اک مکاں پر ہر اک مکیں پر
جہاں کہ اُڑتی تھی خاک اکثر + کھلائے میں نے چمن وہیں پر

(۲)

اُودی اُودی اُودی رنگ رنگیلی
کھٹی میٹھی اور کسیلی
چھوٹی سی ہے ننھی منھی
آم کی ہے پر خاص سہیلی

(۳)

آنکھیں دکھا کے یکدم چیخی
لرزے سہمے کانپ اٹھے سب
ہو گئی غائب دم کے دم میں
ہوش میں آئے چھوٹے بڑے تب

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

پہیلیوں کے جواب

آسان ہی نہیں بہت آسان

تشحیذ کے گذشتہ پرچے میں سلمان مسعود صاحب نے جو پہیلیاں پوچھی تھیں وہ آسان ہی نہیں بہت آسان تھیں۔ ذیل میں صحیح جواب درج کئے جا رہے ہیں۔ آپ اپنے جواب ملا لیجئے۔

پہلی پہیلی کا جواب

(مرغ)

دوسری پہیلی کا جواب

(کتّا)

تیسری پہیلی کا جواب

(لوکاٹ)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

پرچہ آؤٹ ہو گیا

آپ نے سنا ہو گا کہ اس دفعہ ایف اے کے سالانہ امتحان کے بعض پرچے آؤٹ ہو گئے تھے۔ اس لئے ان پرچوں کا دوبارہ امتحان ہوا۔ سلمان مسعود صاحب کو شبہ ہے کہ گذشتہ شمارہ میں انہوں نے پہیلیوں کا جو پرچہ ڈالا تھا وہ کہیں آؤٹ تو نہیں ہو گیا جبھی تو آپ میں سے اکثر کے جواب صحیح ہیں۔ ذرا دیکھئے تو سہی کوئی شمار ہے صحیح جواب بتانے والوں کا۔

تینوں پہیلیوں کا صحیح جواب بتانے والے

حمید احمد ایاز، عبدالباسط کریم، لئیق احمد نور اور عبداللطیف خالد لاہور۔ ثریا بیگم شمس آباد ضلع لاہور۔ بشریٰ صادقہ سیالکوٹ۔ خالد محمود راولپنڈی۔ مرزا طاہر عمر بیگ گجرات۔ وسیمہ قدسیہ ملک اوکاڑہ۔ امتہ النصیر ملک چیچہ وطنی۔ ملک رشید الدین انور کسودال۔ امتہ الباسط سرت بہاولپور۔ افضال احمد منیر ڈگری سابق سندھ۔ انوار احمد پشاور۔ شیر احمد خاں بشارت آف لوٹی۔ لطیف الرحمٰن بہلولپوری، عبدالکریم جاوید۔ محمد زکریا مبشر۔ سید ارشاد احمد شمیم اور سیدہ راشدہ پروین ربوہ۔ ریحانہ میر۔ مقبول بیگم اور عبدالسلام طاہر۔

انہوں نے دو پہیلیوں کا صحیح حل بتایا

رضیہ بیگم اور امتہ اللطیف بیگم قادیان۔ محمد اکرم، نورالدین غالب شاہدہ بیگم، عابدہ بیگم اور بشریٰ بیگم کلکتہ۔ سید منصور محمود، سید اقبال محمود۔ سیدہ درثمین اور مودودہ طلعت راولپنڈی۔ حبیب احمد عمر اور شیخ شریف احمد فاروقی سرگودہا۔ ناصر احمد صدیقی میانی ضلع سرگودہا۔ عبدالعزیز خاں اور عبدالستار خاں خوشاب ضلع سرگودہا۔ نسیم احمد مصطفےٰ کریم نگر۔ طاہر عبداللہ ہالورا وزیر آباد۔ عبداللطیف تنویر اسحاق نگر سندھ۔ طاہرہ بیگم سانگھڑ سندھ۔ محمود احمد انور بنی سر روڈ۔ فیض محمد خاں آف لوٹی۔ حامد محمود، محمد سلیم محمود۔ محمد داؤد، محمد نعیم نیر انجم، محمد شفیق۔ محمد جمیل پرویز، محمد کریم قمر، مسعود احمد، انوار الحسن نعیم، انور حسن، سید فہیم احمد شاہ، امتہ الشکور کشور۔ اور سیدہ مریم ربوہ۔ مختار احمد، رفیق احمد اور انور احمد کوٹ کرم بخش۔ منیر الحق نعیم

اور انہوں نے صرف ایک پہیلی صحیح بوجھی

امیر احمد ربوہ

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

شرائط بیعت کے حفظ کرنے پر انعام

احمدی بچوں کو معلوم ہوگا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے دس شرائط مقرر فرمائی ہوئی ہیں۔ جو بچہ یکم جولائی ۵۸ء تک ہمیں یہ تحریر بھجوا دے گا۔ کہ اس نے مقررہ دس شرائط بیعت زبانی یاد کر کے اپنے کسی بزرگ کو سنا دی ہیں۔ اور اپنی اس تحریر پر اس بزرگ کے دستخط حاصل کرے گا۔ تو ہم انشاء اللہ ایسی اطلاع آنے پر اس بچہ کو ایک کتابچہ بعنوان "تعلیم الہدیٰ" بطور انعام بھجوا دیں گے۔ پتہ صاف اور خوشخط ہونا چاہیئے۔ تا ڈاک میں ضائع ہونے کا خدشہ نہ رہے۔

خاکسار:۔ شبیر احمد مہتمم اصلاح وارشاد
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

پہیلیاں ص۳۴ کا جواب

(۱) گھڑی
(۲) قرآن مجید
(۳) سائیکل

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

تشحیذ کا سرورق

پچھلے شمارہ میں تشحیذ برادری کے بچوں سے تشحیذ کے سرورق کے لئے نمونے بھجوانے کے لئے کہا گیا تھا۔ ہمیں خوشی ہے۔ کہ بہت سے دوستوں نے (جن کے نام نیچے درج ہیں) ہمیں اس سلسلہ میں نمونے بھجوائے ہیں۔ اور مشورے دیئے ہیں ہم انشاءاللہ جلد اس بارہ میں فیصلہ کر کے کسی خوبصورت سرورق کا انتخاب کر لیں گے۔ سرِدست ہم تمام ان بچوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے اس بارہ میں ہم سے تعاون کا ثبوت دیا۔ خدا تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر سے نوازے۔

مودود احمد خان ربوہ، شریف احمد فاروقی سرگودھا، فیض محمد خان ٹوپی ضلع مردان، محمد جمیل محمد شفیق، محمد کریم قمر، محمد زکریا مبشر، طاہر ثریا، اور محمد نعیم ربوہ نے ایک ایک نمونہ۔ ملک مسعود احمد ربوہ نے دو خوبصورت نمونے اور رشید احمد صاحب بھٹی راولپنڈی نے چار دیدہ زیب نمونے ہمیں بھجوائے۔ اور مفید مشورے دیئے۔

ادارہ

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

بنیں ہم بلبلِ بستانِ احمدؐ

(از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ)

عطا کر جاہ و عزت دو جہاں میں — ملے عظمت زمین و آسماں میں
بنیں ہم بلبلِ بستانِ احمدؐ — رہے برکت ہمارے آشیاں میں
ہمارا گھر ہو مثلِ باغِ جنت — ہو آبادی ہمیشہ اس مکاں میں
ہماری نسل کو یارب بڑھا دے — ہمیں آباد کر کون و مکاں میں
ہماری بات میں برکت ہو ایسی — کہ ڈالے روحِ مردہ استخواں میں
الٰہی! نور تیرا جاگزیں ہو — زباں میں سینہ میں دل میں داں میں
غم و رنج و مصیبت سے بچا کر — ہمیشہ رکھ ہمیں اپنی اماں میں
بنیں ہم سب کے سب خدامِ احمدؐ — کلام اللہ پھیلائیں جہاں میں
عطا کر عمر و صحت ہم کو یارب — ہمیں مت ڈال پیارے امتحاں میں
یہ ہوں میری دعائیں ساری مقبول — ملے عزت ہمیں دونوں جہاں میں
ترا وہ فضل ہو نازل الٰہی — کہ ہو یہ شور ہر کون و مکاں میں
خدا نے ہم کو دی ہے کامرانی — فسبحان الذی اوفی الامانی